وذکرھم بایام اللہ (القرآن)

احباب کے نام

کھلا خط

فقیہِ عصر حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سیکنڈ فلور، بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد۔

فون: 2602292

Scanned with CamScanner

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علےٰ حبیبہٖ ورسولہ سید المرسلین وعلےٰ الہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

امابعد! اے میرے عزیز، اے میرے مسلمان بھائیو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حمد وصلاۃ کے بعد عرض ہے کہ میری عمر اس وقت تقریباً ۷۵ سال ہوچکی ہے نقاہت اور کمزوری بڑھ رہی ہے۔ اب تو چلنا بھی مشکل ہوگیا ہے۔ زندگی کا سورج کنارے پر پہنچ چکا ہے اب واپس نہیں آئے گا نامعلوم کب جست لگا کر غروب ہوجائے۔ میرے عزیز بھائیو میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے چھیالیس سال سے مسجد گلزار مدینہ محمد پورہ فیصل آباد میں اس بات کا پرچار کررہا ہوں کہ اس ذات گرامی قدر جس ذات والاصفات کو رب ذوالجلال جل جلالہ نے سب جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے جن کے سر مبارک پر

شفاعت کا تاج سجایا ہے جس ذات گرامی کو اللہ تعالیٰ نے اپنا حبیب چن لیا ہے ﴿صلی اللہ علیہ والہ وسلم﴾ ان کے دامن رحمت کے ساتھ وابستہ رہو ان کا ادب ان کی محبت ان کی عظمت دل میں بٹھائے رکھو۔ ان کی حمایت (۱) حاصل کرلو اور جو ان کے ہیں تم ان کے ہو کر رہو اور جو ان سے بیگانے ہیں ان کی شان رفیع میں چہ میگوئیاں کرتے ہیں اگر مگر کے چکر چلا کر ان کی شان میں تنقیص کرتے ہیں ان سے دور رہو اور یہ مت کہو کہ سارے کلمہ گو ایک ہی ہیں۔ تمہارے آقا سید دو عالم رحمت کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ذیشان تو یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے ۷۲ گروہ ہو گئے تھے اور میری امت کے تہتر گروہ ہونگے۔ ان میں سے صرف ایک گروہ جنت جائے گا باقی سب دوزخ جائیں گے پھر کیسے کہتے ہو کہ سارے کلمہ گو ایک ہی ہیں۔ اے میرے عزیزو وہ نجات پانے والا ایک

(۱) حمایت حاصل کرنے کیلئے کتاب حمایت رسول ﷺ کا مطالعہ کریں جو کہ مکتبہ صبح نور اور مکتبہ سلطانیہ سے دستیاب ہے۔

گروہ ولیوں غوثوں قطبوں کا گروہ ہے۔ آپ حضرات اسی گروہ کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہیں۔ یہ میں اس لیے لکھ رہا ہوں کہ سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ کے وصال شریف کے بعد ان سے عقیدت ومحبت رکھنے والے ان سے پھر گئے اور نبی اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بے ادبوں کے ساتھ مل گئے ان بے ادبوں کے ساتھ دوستیاں گانٹھ لیں ان کے ساتھ رشتے ناطے جوڑ لئے۔ کوئی کسی کے ساتھ عمرہ کے سفر میں ہم سفر ہو کر بے ادب وبد عقیدہ ہو گیا کوئی حج کے سفر میں ہم سفر ہو کر ولیوں کا دامن چھوڑ گیا کوئی کاروبار میں شریک ہو کر اپنے مسلک حق کو چھوڑ گیا۔ لہٰذا میری آپ احباب سے یہی اپیل ہے کہ کچھ بھی ہو جائے خدارا اپنے سچے مسلک مذہب اہلسنت وجماعت (۱) کو نہ چھوڑو کتنے افسوس کی بات ہے کہ برسوں اس عاشق رسول کے پیچھے نمازیں اور جمعے پڑھنے والے ان

(۱) مذہب اہلسنت وجماعت کی حقانیت دیکھنی ہو تو ”عقیدہ کی اہمیت“ پڑھیں۔

Scanned with CamScanner

سے پھر گئے حتی کہ مرید اس ہستی کے جنہوں نے کبھی کسی بے ادب کے ساتھ مصافحہ کرنا گوارا نہ کیا تھا ان مریدوں کی بیٹیاں بے ادبوں کے گھروں میں بس رہی ہیں۔ اے میرے عزیز افسوس اس بات کا ہے کہ دنیا میں تو آپ نے کھاتا پیتا گھرانہ تلاش کر لیا اور اپنی لخت جگر ان کو بیاہ دی مگر اتنا نہ سوچا کہ اپنی لخت جگر کو اپنے ہاتھوں دوزخ میں دھکیل رہے ہو کیونکہ بیوی عموماً اپنے خاوند کے رنگ میں رنگی جاتی ہے اور بے ادب کے ہاں جا کر وہ بھی بے ادب ہو جاتی ہے اور پھر قانون قدرت ہے المراء مع من احب کہ قیامت کے دن انسان اسی کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ محبت ہو گی۔ تو بے ادب کا ٹھکانہ تو یقیناً دوزخ ہی ہے تو بیوی بھی اس کے ساتھ محبت کی وجہ سے ساتھ ہی دوزخ جائے گی۔ ﴿الامان الحفیظ﴾

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا کرے اور ہم اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دوزغ سے بچالیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

یاایھاالذین آمنواقوا انفسکم واھلیکم ناراً۔

﴿قرآن مجید﴾

یعنی اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں ﴿بیوی، بچوں﴾ کو دوزخ سے بچاؤ بچاؤ۔

مندرجہ ذیل ارشادات مبارکہ پڑھیں اور غور و فکر سے پڑھیں ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے مذہب حق مذہب اہلسنت وجماعت (۱) پر قائم رہ کر دوزخ سے بچ جائیں اور جنت حاصل کرلیں۔

(۱)

سیدنا ابو ہریرہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون

یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولاآبائکم

(۱) حمایت حاصل کرنے کیلئے کتاب حمایت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مطالعہ کریں جو کہ مکتبہ صبح نور اور مکتبہ سلطانیہ سے دستیاب ہے۔

فایّاکم وایّا ھم لایضلّونکم ولایفتنونکم۔

﴿صحیح مسلم، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۸﴾

یعنی آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہونگے دغاباز جھوٹے وہ تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو کہ نہ تم نے سنی ہونگی نہ تمہارے باپ دادانے لہٰذا تم ایسے لوگوں سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اسی لئے شیخ المحدثین شاہ عبدالحق دہلوی قدس سرہ نے فرمایا: یعنی جماعت باشند کہ خودرا بمکر وتلبیس در صورت علماء ومشائخ وصلحا از اہل نصیحت وصلاح نمائیذ تادروغہائے خود را ترویج وھند مردم رابمذہب باطلہ وآرائے فاسدہ خوانند۔ ﴿اشعۃ اللمعات صفحہ ۱۳۳﴾

یعنی وہ فتنہ باز لوگ پوری جماعت ہوگی جو کہ اپنے آپ کو حیلہ سازی کر کے علماء اور مشائخ اور خیر خواہ ظاہر کرینگے

تاکہ وہ اپنا جھوٹا مذہب لوگوں میں پھیلا سکیں۔

تنبیہ

یہ ارشاد گرامی یعنی حدیث پاک کلمہ گو مسلمان کہلانے والوں کے متعلق ہے نہ کہ ہندوؤں، سکھوں، دہریوں اور یہودیوں عیسائیوں کے بارے میں ہے۔ یہ اس لئے عرض کیا ہے کہ بعض لوگ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ کلمہ گو اور مسلمان کہلانے والوں سے دور رہنے کا کوئی حکم نہیں ہے۔

ایسا کہنا سراسر غلط ہے اس لئے ولیوں کے ولی سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی سرھندی قدس سرہ جن کی ولایت کے چار کوٹ عالم میں ڈنکے بج رہے ہیں جن کی ولایت کی صدیوں پہلے اولیاء کاملین رضی اللہ عنہم نے بشارتیں دیں جن کیلئے پانچ سو سال پہلے غوثوں کے غوث محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی قدس سرہ نے نسبت خاصہ سے لبریز کر کے جبہ مبارکہ بطور تحفہ بھیجا وہ فرماتے ہیں اے مسلمان غور کر کہ وہ اللہ تعالیٰ

کا حبیب جن کے خلق عظیم کی قرآن پاک گواہی دے رہا ہے

وانك لعلى خلق عظيم۔ اللہ تعالیٰ اس خلق عظیم والے

حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرما رہا ہے واغلظ علیھم

اے محبوب کافروں اور منافقوں پر سختی کرو۔ معلوم شد کہ

غلظت بایشاں داخل خلق عظیم است ۔ ﴿مکتوبات مجددیہ﴾

یعنی معلوم ہوا کہ کافروں منافقوں پر سختی کرنا یہ بھی خلق عظیم میں داخل ہے اور رحمۃ للعالمین کی رحمت کا ہی حصہ ہے کیونکہ کافروں اور منافقوں پر سختی کرنے سے وہ اپنا نامہ اعمال مزید گندہ کرنے سے بچ جائینگے۔

اسی لئے جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا :

یاایھاالنبی جاھدالکفار والمنافقین واغلظ علیھم

تو رسول اکرم رحمت دو عالم ﷺ نے جمعہ مبارکہ کے دن مسجد نبوی سے منافقوں کا نام لے لے کر باہر نکالا فرمایا اے فلاں تو منافق ہے اُٹھ مسجد سے نکل جاے فلاں تو بھی منافق

ہے اُٹھ مسجد سے نکل جا۔

چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس صحابی رضی اللہ عنہما نے

فرمایا: قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة خطیباً فقال قم

یافلاں فاخرج .فانك منافق اخرج یا فلاں فانك

منافق فاخرجهم باسمآئهم ففضحهم ولم يك عمر

بن الخطاب شهد تلك الجمعة لحاجة كانت له

فلقيهم وهم يخرجون من المسجد فاختباء منهم

استعياءً انه لم يشهد الجمعة وظنّ ان الناس قد

انصرفوا واختباؤ امنه وظنوا انه قد علم بامرهم

فدخل المسجد فاذالناس لم ينصرفوا فقال له رجل

البشر یاعمر فقد فضح اللہ تعالٰی المنافقین

الیوم۔ ﴿تفسیر بغوی علےٰ الخازن صفحہ ۱۱۵ جلد ۳﴾

﴿تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۱ جلد ۱۱ / تفسیر مظہری صفحہ ۲۸۹ جلد ۴﴾

﴿تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۸۴ جلد ۲ / تفسیر خازن صفحہ ۱۱۵ جلد ۳﴾

﴿تفسیر روح البیان صفحہ ۴۹۳ جلد ۳﴾

یعنی رسول اکرم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے فلاں تو منافق ہے لہٰذا میری مسجد سے نکل جا اے فلاں تو بھی منافق ہے نکل جا مسجد سے چنانچہ بہت سارے منافقوں کے نام لے لے کر مسجد شریف سے نکالا اور ان کو سب کے سامنے رسوا کیا۔

اتفاق سے اس جمعہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی وجہ سے دیر سے آئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ مسجد سے نکل کر جا رہے تھے ان کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سمجھے کہ شاید جمعہ ہو گیا ہے اور وہ شرم کے مارے چھپ رہے تھے اور منافق لوگ اپنی رسوائی کی وجہ سے حضرت عمر سے چھپ رہے تھے۔

پھر جب حضرت عمر مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ابھی جمعہ نہیں ہوا۔ اچانک ایک صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا اے عمر خوشخبری ہو کہ آج اللہ تعالےٰ نے منافقوں کو رسوا

کر دیا ہے۔

(۲)

سیرت ابن ھشام میں عنوان ہی یوں قائم کیا گیا ہے

طرد المنافقين من مسجد رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی منافقوں کو مسجد نبوی سے دھتکار دینا۔

اور پھر یہ بیان فرمایا: فامرھم رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم

فاخرجوا من المسجد اخراجاً عينفاً۔

﴿سیرت ابن ھشام صفحہ ۵۲۸﴾

یعنی منافقوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد سے نکل جانے کا حکم دیا تو ان کو سختی کے ساتھ مسجد سے نکال دیا گیا۔

(۳)

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کو مسجد شریف سے نکل جانے کا حکم دیا تو سیدنا ابوایوب اور سیدنا خالد بن زید

رضی اللہ عنہما اُٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا۔ ﴿سیرت ابن ھشام﴾

(۴)

حضرت ابو ایوب صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رافع بن ودیعہ منافق کو پکڑا اس کے گلے میں چادر ڈال کر زور سے کھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا پھر اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ وہ صحابی فرماتے جاتے اف لك منافقاً خبيثاً ارے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے۔

﴿سیرت ابن ھشام﴾

(۵)

زید بن عمرو منافق کی لمبی داڑھی تھی تو سیدنا عمارہ بن حزم صحابی رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی کو پکڑ کر زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد شریف سے باہر نکال کر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا وہ گر گیا پھر وہ منافق بولا اے عمارہ

Scanned with CamScanner

تو نے مجھے بہت عذاب دیا ہے۔

یہ سن کر حضرت عمارہ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تجھے دفع کرے تیرے لئے اللہ تعالیٰ نے جو عذاب تیار کیا ہوا ہے وہ اس سے بھی بہت سخت ہے۔ اے منافق آئندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے قریب نہ آنا۔

﴿سیرت ابن ھشام﴾

(۶)

ایک نوجوان منافق قیس بن عمرو تھا اس کو حضرت ابو محمد نجاری بدری رضی اللہ عنہ نے پکڑا اور اُس کی گدی پر مارنا شروع کر دیا حتیٰ کہ اسے مسجد نبوی شریف سے باہر نکال دیا۔

﴿سیرت ابن ھشام﴾

(۷)

سیدنا عبد اللہ بن حارث صحابی رضی اللہ عنہ نے جب یہ فرمان عالی شان سنا کہ اے منافقو مسجد سے نکل جاؤ تو آپ نے

حارث بن عمرو کو پکڑا اس کے سر پر بالوں کا گھپا تھا اسے سر کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹنا شروع کر دیا حتی کہ اسے مسجد شریف سے باہر پھینک دیا تو وہ منافق کہہ رہا تھا اے عبد اللہ تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے تو صحابی نے فرمایا اے منافق تو اسی لائق ہے۔ اے اللہ کے دشمن آئندہ مسجد شریف کے قریب نہیں آنا کیونکہ تو پلید ہے۔ ﴿سیرت ابن ھشام﴾

(۸)

سیدنا عمرو بن عوف اور ان کا بھائی زوی بن حارث جو کہ منافق تھا یہ دونوں مسجد میں بیٹھے تھے تو جب فرمان جاری ہوا کہ اے منافقو مسجد سے نکل جاؤ تو حضرت عمرو بن عوف نے بھائی سے فرمایا اے منافق تجھ پر افسوس ہے تجھ پر شیطان کا غلبہ ہے۔

پھر اسے گھسیٹ کر سختی کے ساتھ مسجد شریف سے باہر نکال دیا۔ ﴿سیرت ابن ھشام﴾

یہ تھا نبی اکرم رحمت دو عالم ﷺ اور ان کے صحابہ کرام ہدایت کے ستاروں کا کردار مگر آج کل کا پیدائشی مفتی مسلمان یہی رٹ لگائے جا رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی سے نفرت کا حکم نہیں دیا گویا آج کا انسان اللہ تعالےٰ اور اس کے حبیب ﷺ پر ....لگا رہا ہے۔

لاحول ولا قوة الا باللّٰه العلی العظیم ۔

نیز سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے مزید فرمایا: دوستی والفت با دشمنان خدا منجر بدشمنی خدائے عزوجل ودشمنی پیغمبر او علیہ الصلاۃ والسلام مے شود۔

﴿مکتوبات مجددیہ صفحہ ۱۶۳﴾

یعنی خدا تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ دوستی اور محبت کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ دشمنی کی طرف لے جاتی ہے۔

لہٰذا اے مسلمان بھائیو غور کرو ولی غوث قطب بلکہ

خود اللہ تعالیٰ کا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں بچو بچو بچو لیکن آج کا مسلمان کہے نہیں جی کسی سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے۔

ببیں تفاوت راہ است از کجا تابکجا

حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل

(۲)

اور اس کی تائید دوسری حدیث پاک سے ہو رہی ہے کہ رسول الہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا ابو امامہ باہلی کو ارشاد فرمایا: لاتجالس قدریاً ولامرجئاً ولاخارجیاً انھم یکفون الدین کما یکفأ الاناء ویغلون کماغلت الیھود والنصاری۔ ﴿فتاویٰ الحرمین﴾

یعنی اے ابو امامہ کسی قدری کسی مرجئ کسی خارجی ﴿یہ تین گمراہ فرقوں کے نام ہیں﴾ کے پاس مت بیٹھ کیونکہ یہ لوگ دین کو یوں الٹ دیتے ہیں جیسے کہ برتن الٹ دیا جاتا ہے

اور یہ لوگ یہود و نصاریٰ کی طرح دین میں غلو کرتے ہیں۔

خاص کر خارجی لوگوں نے دین میں ایسا غلو کیا ہے کہ کافروں اور بتوں والی آیات مبارکہ پڑھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے نبیوں ولیوں کو بالکل نکمے ناکارے ثابت کیا ہے پڑھ کر دیکھو "تعارف تقویۃ الایمان" (۱) اسی لئے سیدنا عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالےٰ خارجیوں کو ساری مخلوق سے بدتر قرار دیتے تھے جیسے کہ بخاری شریف میں ہے: وکان ابن عمر یراھم شرارخلق اللّٰہ وقال انھم انطلقوا الی ایات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المؤمنین۔

﴿صحیح بخاری باب قتل الخوارج﴾

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ خارجیوں کو ساری خدائی سے بدتر جانتے تھے اور فرماتے یہ اس لئے ہے کہ خارجی لوگ وہ آیتیں جو کہ کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں ان آیات مبارکہ کو ایمان والوں ﴿نبیوں ولیوں﴾

(۱) کتاب "تعارف تقویۃ الایمان" مکتبہ صبح نور اور مکتبہ سلطانیہ سے دستیاب ہے۔

پر چسپاں کرتے ہیں۔

نیز یہ ارشاد گرامی کسی وعظ کی کتاب سے نہیں لیا گیا بلکہ یہ اس کتاب میں ہے جس کا درجہ قرآن پاک کے بعد ہے یعنی صحیح بخاری۔ اللہ تعالیٰ مان لینے کی توفیق عطا کرے۔

نیز اس ارشاد مبارکہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص یہ کہے کہ نبی ولی کچھ نہیں کر سکتے وہ اہلسنت وجماعت میں سے ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ ایسا شخص پکا خارجی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے تاکہ وہ اپنے بیگانے کو پہچانیں۔

نیز رحمت کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمانا کہ مرجی، قدری، خارجی دین میں یوں غلو کرتے ہیں جیسے کہ یہود ونصاریٰ نے غلو کیا ہے بیشک خارجیوں کا دین میں غلو ایسا ہی ہے جیسے کہ یہودیوں کا غلو ہے قرآن مجید میں ہے: قالت الیھود ید اللہ مغلولہ یعنی یہودی کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے پاس سب کچھ ہے لیکن وہ دیتا کسی کو کچھ نہیں۔ یوں ہی خارجی

کہتے ہیں اللہ تعالےٰ کے پاس علم غیب بھی ہے اختیار بھی لیکن وہ نہ تو کسی نبی ولی کو غیب کا علم دیتا ہے نہ اختیار دیتا ہے ﴿العیاذ باللہ﴾ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

(٣)

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر صحابی رضی اللہ عنہم کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا حضور آپ کو فلاں آدمی نے سلام بھیجا ہے یہ سن کر فرمایا مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ اس نے دین میں ایک نیا ہی مذہب ایجاد کیا ہے اگر واقعی ایسا ہے تو اسے میرا سلام مت کہو۔

(٤)

ایک صاحب جن کا نام ایوب تھا وہ فرماتے ہیں میں طلق بن حبیب (بے ادب) کے پاس بیٹھا تھا تو مجھے حضرت محمد بن سیرین نے دیکھ لیا تو فرمایا: لم اراك جلست الى طلق بن حبیب لاتجالسه ﴿فتاویٰ الحرمین﴾

یعنی اے ایوب تو طلق بن حبیب کے پاس کیوں بیٹھا تھا آئندہ اس کے پاس مت بیٹھو۔

(۵)

اسامہ بن عبید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دو بد عقیدہ مولوی حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور ہم احادیث مبارکہ بیان کریں تو فرمایا اجازت نہیں پھر انہوں نے عرض کیا حضور ہم قرآن پاک کی آیات مبارکہ بیان کریں تو فرمایا نہیں نیز فرمایا تم اٹھ جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں۔ یہ سن کر وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد کچھ احباب نے عرض کیا: یاابابکر وما کان علیك ان یقرأ علیك آیة من کتاب اللّٰہ قال انی خشیت ان یقرأ علی آیة فیحرفانها فیقر ذالك فی قلبی۔ ﴿فتاویٰ الحرمین﴾

یعنی احباب نے عرض کیا حضور اگر وہ مولوی صاحبان

قرآن پاک کی کوئی آیت مبارکہ سنا دیتے تو کیا حرج تھا یہ سن کر فرمایا مجھے ڈر تھا کہ وہ اپنے نظریے کے مطابق ھیرا پھیری کر کے آیت پاک بیان کرتے تو وہ کہیں میرے دل پر نہ بیٹھ جاتا۔

یہ واقعہ بیان کر کے بعض بزرگوں نے فرمایا مسلمان ہوش کر کہ حضرت محمد بن سیرین ولیوں کے ولی امام المعبرین وہ تو اتنی احتیاط کریں کہ کسی بدعقیدہ سے قرآن پاک کی ایک ایت مبارکہ ایک حدیث پاک سننا گوارہ نہ کریں اور تم ہو کہ ہر کسی کی سننی چاہیئے اس سے بچو بچو۔

٦

سلام بن مطیع فرماتے ہیں: ان رجلا من اھل الاھواء قال لایوب یاابابکر اسالك عن کلمة قال. فولی وھویشیرباصبعه ولانصف کلمة اشارلنا سعید ینصره الیمنی ۔ ﴿فتاویٰ الحرمین﴾

یعنی ایک بد عقیدہ آدمی نے حضرت ایوب کی خدمت میں عرض کیا اے ابو بکر میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں تو حضرت ایوب پشت پھیر کر چل دیے اور چھنگلی سے اشارہ کر کے فرمایا میں آدھی بات بھی نہیں سنتا۔

اللہ تعالیٰ ایسے اکابر کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا کرے جنہوں نے اپنے کردار اور اپنے اقوال مبارکہ سے صلحکلیت کے سامنے بند باندھ دیا ہے۔

(۷)

سیدنا عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد کسی نے علم رؤیا میں آپ سے ملاقات کی اور عرض کیا حضور کیا حال ہے تو فرمایا: عاتبنی واوقفنی ثلاث سنة بسبب انی۔ نظرت باللطف یوماً الی مبتدع فقال لم تعادد عدوی۔ ﴿تفسیر روح البیان جلد ۷ صفحہ ۴۵۴﴾

یعنی فرمایا مجھے میرے رب نے عتاب کیا ﴿ڈانٹ

دی﴾اور مجھے تین سال کھڑا رہنے کا حکم دیا اور یہ اس لئے کہ میں نے ایک دن ایک بد عقیدہ کی طرف شفقت سے دیکھا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عبداللہ تو نے میرے دشمن کے ساتھ دشمنی کیوں نہ کی ﴿کیوں شفقت سے دیکھا تھا﴾۔یہ واقعہ لکھ کر صاحب روح البیان فرماتے ہیں یہ تو صرف شفقت سے دیکھنے کا وبال ہے تو جو لوگ ان کے ساتھ بیٹھتے اُٹھتے ہیں ان کا کیا حال ہو گا۔﴿الامان الحفیظ﴾

اے میرے عزیز بھائیو بچو بچو بچو بعد میں پچھتانے اور کف دست ملنے سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت

۸

سیدنا عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہما راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھد

واھم۔ ﴿رواہ ابو داؤد فتاویٰ الحرمین﴾

یعنی اگر بے ادب بیمار ہو جائے تو ان کی بیمار پرسی مت کرو اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازہ میں مت شریک ہو۔

آج کل کا جاہل مسلمان فوراً کہہ دیتا ہے کہ ہر کسی کا جنازہ پڑھ لینا چاہیئے تو کیا ﴿معاذ اللہ خاک بدھن گستاخ﴾ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں غلط فرمایا ہے: ولاتصل علےٰ احدمنھم مات ابداولاتقم علےٰ قبرہٖ۔ ﴿قرآن مجید﴾

یعنی اگر کوئی بھی منافق مر جائے تو اے حبیب آپ اس کا جنازہ نہ پڑھیں اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔

بے ادبوں اور بد عقیدہ لوگوں کے ساتھ رشتہ داری کا حکم

(۱)

قال بعض الفقھاء لایزوج بنته' معتزلیافان

اختلاف الاعتقاد بین السنی والبدعی کاختلاف الدین وشان التقوی الاحتراز عن صحبة غیرالمجانس ومصاهرته۔ ﴿تفسیر روح البیان جلد ۵ صفحہ ۴۵﴾

بعض فقہاء نے فرمایا کہ اہلسنت وجماعت اپنی بیٹی کسی معتزلی کے نکاح میں نہ دے کیونکہ سنی اور بدمذہب کے درمیان اختلاف ایسا ہی ہے جیسا کہ دین میں اختلاف ہے اور تقویٰ کی شان یہ ہے کہ اپنے غیر جنس کی صحبت سے بچو اور ان سے رشتہ داری مت کرو۔

(۲)

- نیز فرمایا: سئل الرستغنی عن المناکحة بین اهل السنته وبین اهل الاعتزال فقال لایجوز۔

﴿روح البیان جلد ۵ صفحہ ۲۲۳﴾

یعنی علامہ رستغنی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اہل سنت اور معتزلہ کے درمیان رشتہ داری کا کیا حکم ہے تو فرمایا یہ

جائز نہیں ہے۔

(۳)

علامہ حقی صاحب روح البیان نے فرمایا: وقس علیه سائر الفرق الضالة التی لم تکن اعتقادهم کاعتقاد اهل السنته ولزم بذالك الاعتقاد اکفار او تضلیل۔ ﴿روح البیان جلد ۹ صفحہ ۴۸۳﴾

یعنی صاحب روح البیان نے فرمایا یہی حکم ہے باقی گمراہ فرقوں کا جن کے عقائد اہلسنت وجماعت کی طرح نہیں ہیں اور ان کے عقائد پر تکفیر یا تضلیل لازم آئے۔

(۴)

نیز روح البیان میں ہے: ولو کان مبتدعاً والمراة سنیته لم یکن کفواً لها کمافی النتف۔

﴿روح البیان جلد ۹ صفحہ ۹۰﴾

یعنی مرد اگر بد عقیدہ ہو اور عورت سنی ہو تو وہ مرد اس

عورت کا کفو نہیں ہے ﴿نکاح نہ ہوگا﴾۔

⑤

فتاویٰ شامیہ ردالمحتار میں ہے: حکی ان رجلامن اصحاب ابی حنیفه خطب الی رجل من اهل الحدیث ابنته فی عهد ابی بکر الجوز جانی فابی الاان یترك مذهبه فیقرأ خلف الامام ویرفع یدیه عند الانحطاط وغیرذالك فاجابه فزوجة فقال الشیخ بعد ماسئل عن هذه واطرق راسه النكاح جائز ولكنی اخاف علیه ان یذهب ایمانه وقت النزع لانه استخف بمذهبه الذی هو حق عنده وترکه لاجل جیفة منتنة۔ ﴿ردالمحتار باب التعزیر﴾

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ ابوبکر جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک حنفی نے ایک اہلحدیث سے اس کی بیٹی کا رشتہ طلب کیا تو اس اہلحدیث نے یہ شرط لگائی کہ اگر حنفی

مذہب کو چھوڑ دے اور فاتحہ خلف الامام پڑھے نیز رفع یدین کیا کرے تو میں تجھے اپنی بیٹی کا رشتہ دے دیتا ہوں۔ اس پر اس حنفی نے یہ شرط قبول کرلی اور نکاح کرلیا۔ پھر حضرت شیخ ابوبکر جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اس نکاح کا کیا حکم ہے۔ یہ سن کر حضرت شیخ قدس سرہ نے سر جھکایا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا نکاح تو ہوگیا لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ حنفی شخص اپنا ایمان سلامت نہ لے جاسکے گا کیونکہ اس نے گندے چمڑے کی خاطر اپنا حق مذہب چھوڑ دیا ہے۔

اور یہ مسئلہ اپنی جگہ مسلم کہ جس کا ایمان پر خاتمہ نہ ہوا وہ ہمیشہ دوزخ جلے گا۔

لہٰذا اے میرے سنی بھائیو! ہوش کرو اور بچو بچو ایسی حرکت سے جس سے ایمان خطرے میں پڑ جائے۔

﴿فالی اللہ المشتکی﴾

بے ادبوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم

حدیث پاک ۱

کسی بے ادب کی اقتدا میں نماز جائز نہیں ہے چنانچہ

حدیث پاک میں ہے :عن السائب بن خلاد وھورجل من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم قال ان رجلا امّ قوماً فبصق فی القبلة ورسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم ینظر فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لقومہ حین فرغ لایصلی لکم فاراد بعد ذالک ان یصلی لھم فمنعوہ فاخبروہ بقول رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فذکر ذالک لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال نعم وحسبت انہ قال انک قد آذیت اللّٰہ ورسولہ ۔

رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ صفحہ ۷۱

Scanned with CamScanner

یعنی حضرت سائب بن خلاّد صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے نماز پڑھائی اور اس نے قبلہ رو تھوک دیا حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں سے فرمایا آئندہ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ پھر جب دوسری نماز کا وقت آیا اور وہ امام صاحب نماز کیلئے تیار ہوئے تو نمازیوں نے اس شخص کو نماز پڑھانے سے روک دیا۔ اس امام نے پوچھا تم نے نماز پڑھانے سے کیوں روکا ہے۔ نمازیوں نے بتایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ وہ شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا، کیا حضور نے منع فرمایا ہے تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے منع کیا ہے۔ راوی فرماتے ہیں غالبًا نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تو نے قبلہ کی طرف تھوک کر اللہ

رسول کو ایذا دی ہے۔

مسلمان غور کر کہ جس نے جہت قبلہ کا ادب نہ کیا اس کی اقتدا میں خود سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنا منع فرمائیں حالانکہ اس کا تھوک نہ تو خانہ کعبہ پر پڑا نہ حجر اسود پر نہ میزاب رحمت پر نہ مقام ابراھیم پر بلکہ صرف جہت قبلہ کا ادب نہ کرنے کی وجہ سے نماز کی ممانعت ہو تو جو کعبہ کے کعبہ حبیب خدا سید انبیاء باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ادب نہ کرے اس کے پیچھے نماز کیسے منع نہ ہو گی۔

﴿نوٹ﴾

مندرجہ بالا حدیث پاک حسن ہے صحیح ہے:

قال الالبانی حدیث حسن۔

﴿صحیح سنن ابو داؤد جلد ۱ صفحہ ۱۴۱﴾

اور ترغیب وترھیب میں ہے:

رواہ ابوداؤد وابن حبان فی صحیحہ اور اس

کے حواشی میں ہے صحیح رواہ البزار فی کشف الاستار ﴿جلد ۱ صفحہ ۲۷۳﴾

نیز اسی حدیث پاک کی شرح میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس امام کو نماز پڑھانے سے اس لئے منع کیا: رای منه قلة الادب یعنی بے ادبی کی وجہ سے منع فرمایا۔ نیز فرمایا کہ نہی کی جگہ نفی کی طرف اس لئے عدول فرمایا: بانّه لایصلح للامامة کہ ایسا شخص بے ادبی کی وجہ سے امامت کے لائق ہی نہیں۔ ﴿مرقاۃ جلد ۲ صفحہ ۲۲۵﴾

نیز مراۃ المناجیح میں اسی حدیث پاک کی شرح میں فرمایا: جبکہ کعبہ کا بے ادب امامت کے لائق نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بے ادب اور آپ کی شان میں بکواس کرنے والا امامت کے لائق کیسے ہو سکتا ہے۔ اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو بلا تحقیق ہر

Scanned with CamScanner

فاسق اور بے ادب کو امام بنالیتے ہیں۔

﴿مراۃ المناجیح جلد ا صفحہ ۴۵۹﴾

﴿حدیث پاک ۲﴾

نیز رسول اکرم ﷺ نے ایک مسلمان کلمہ گو کا جنازہ پڑھنے سے انکار کردیا۔

چنانچہ شفاء قاضی عیاض میں ہے :

واتی النبی ﷺ بجنازة رجل فلم یصل علیه وقال کان یبغض عثمان فابغضه الله ۔

﴿جامع ترمذی -شفاء قاضی عیاض صفحہ ۳۴ جلد ۲﴾

یعنی سید دوعالم نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ حاضر کیا گیا تاکہ رسول اکرم ﷺ اس کا جنازہ پڑھیں تو اللہ تعالےٰ کے حبیب ﷺ نے جنازہ پڑھنے سے انکار کردیا اور فرمایا یہ شخص چونکہ میرے عثمان کے متعلق دل میں بغض رکھتا تھا لہٰذا یہ اللہ تعالےٰ کا مبغوض ہے اسلئے میں اس کا جنازہ

نہیں پڑھوں گا۔

لہٰذا اے میرے عزیز غور کر کہ جو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض رکھے اس کا جنازہ پڑھنے سے رسول مکرم نبی محترم ﷺ انکار کر دیں اور جو شخص حبیب خدا سید انبیاء ﷺ کے متعلق دل میں بغض رکھے اس کا جنازہ پڑھنے کا کیا حکم ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا کرے۔

سوال :

وہ کون مسلمان ہے جو رسول اللہ ﷺ کے متعلق دل میں بغض رکھتا ہے؟

جواب :

قانون قدرت ہے الانآ یترشح بمافیہ یعنی برتن میں سے وہی چھلکتا ہے جو اس کے اندر ہو۔ یوں ہی اگر انسان کے دل میں کسی کی محبت ہو گی تو اس کی زبان اور قلم سے محبت کی

باتیں ہی نکلیں گی اور اگر دل میں کسی کے متعلق بغض ہو گا تو ایسے کی زبان اور قلم سے بغض کی باتیں ظاہر ہو نگی۔

مندرجہ ذیل چند احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں جن کو پڑھ کر ہر مسلمان اندازہ کر سکتا ہے کہ کس کے دل میں محبت ہے اور کس کے دل میں بغض ہے۔

جو مسلمان مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ کو پڑھ کر یا سن کر خوش ہو جائے اس کا چہرہ کھل جائے اس کی زبان سے سبحان اللہ ماشاء اللہ کی صدائیں بلند ہوں تو یہ روشن دلیل ہو گی اس بات کی کہ اس کے دل میں عشقِ رسول ہے محبت مصطفیٰ ہے ﷺ اور جو کلمہ گو مسلمان ان احادیث مبارکہ کو پڑھ کر یا سن کر کبیدہ خاطر ہو اور چہرے پر تیوری چڑھ جائے تو سمجھ لو کہ اس کے دل میں بغض رسول ہے وہ منافق ہے اور ایسا شخص یقیناً اللہ کا مبغوض ہے۔

سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا

Scanned with CamScanner

سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم نے دیکھنا ہو کہ کس کے دل میں محبت مصطفیٰ ہے اور کس کے دل میں بغض رسول ہے ﷺ تو تم مجمع میں صحیح احادیث مبارکہ سے عظمت مصطفیٰ ﷺ بیان کرو اور پھر لوگوں کے چہروں کو دیکھو جس کا چہرہ کھل رہا ہے اس کے دل میں محبت ہے اور جس کے چہرے پر تیوری چڑھ رہی ہے سمجھ لو کہ اس کے دل میں نفاق ہے، بغض مصطفیٰ ﷺ ہے۔

اب چند احادیث مبارکہ تحریر کی جاتی ہیں جن کو پڑھ لینے کے بعد مومن اور منافق کی پہچان آسانی سے ہو جائے گی یعنی بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ کس کے دل میں حبیب خدا سید انبیاء ﷺ کی محبت ہے اور کس کے دل میں بغض ہے۔

حدیث پاک ١

عن طارق بن شهاب قال سمعت عمر يقول

قام فينا النبى ﷺ مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق

حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم

حفظ ذالك من حفظه ونسیه من نسیه ۔

﴿صحیح بخاری صفحہ ۴۵۳ جلد ۱﴾

یعنی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک جگہ کھڑے ہو کر بیان کرنا شروع کردیا اور ابتداء خلق سے جنتیوں کے جنت جانے تک اور دوزخیوں کے دوزخ جانے تک سب کچھ ہی بیان کردیا لہٰذا ہم صحابہ کرام میں سے جس کو جو یاد رہ گیا رہ گیا اور جو بھول گیا بھول گیا۔

﴿حدیث پاک ۲﴾

عن حذیفة قال قام فینا رسول اللہ ﷺ مقاماً

ماترك شیئاً یکون فی مقامه ذالك الی قیام الساعة

الا حدث به حفظه من حفظه ونسیه من نسیه قد

علم اصحابی هؤلآء وانه لیکون منه الشئی قد

نسیته فاراه فاذکره کمایذکر الرجل وجه الرجل اذا
غاب عنه ثم اذاراه عرفة۔ ﴿صحیح مسلم صفحہ ۲۹۰ جلد ۲﴾

سیدنا حذیفہ صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ کھڑے ہو کر بیان کرنا شروع
کر دیا اور اس جگہ جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا سب کچھ ہی
بیان فرمادیا۔ بس جس کو جتنا یاد رہ گیا رہ گیا اور جو بھول گیا بھول
گیا اور یہ بات میرے یہ بھائی صحابہ کرام اچھی طرح جانتے
ہیں اور جب کوئی چیز ظاہر ہوتی ہے جس میں میں بھول چکا ہوتا
ہوں تو جب دیکھتا ہوں فوراً یاد آجاتی ہے جیسے کوئی آدمی کہیں
چلا جائے تو جب وہ سامنے آتا ہے فوراً پہچان لیا جاتا ہے۔

﴿حدیث پاک ۳﴾

عن حذیفة رضی اللہ تعالےٰ عنه انه قال
اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما کان وبماھو کائن الی
ان تقوم الساعة۔ ﴿صحیح مسلم صفحہ ۳۹۰ جلد ۲﴾

سیدنا حذیفہ صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا: جو
چھ کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے میرے
آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ بیان کر دیا ہے۔

حدیث پاک ۴

انا علباء بن احمر حدثنی ابوزید قال صلی بنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر وضعد المنبر فخطبنا حتی
حضرت الظهر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا
حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر
حتی غربت الشمس فاخبرنا بماکان وبماهو کائن
فاعلمتا احفظنا۔ ﴿صحیح مسلم صفحہ ۳۹۰ جلد ۲﴾

حضرت ابو زید صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ حدیث بیان
فرماتے ہیں فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی
نماز پڑھائی اور نماز کے بعد منبر پر جلوا فروز ہوئے اور بیان کرنا
شروع کر دیا حتی کہ ظہر کا وقت آگیا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے

نیچے تشریف لائے نماز ظہر پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر بیان کرنا شروع کر دیا۔ نماز عصر تک بیان فرماتے رہے پھر منبر پر سے اترے اور نماز عصر پڑھا کر پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور بیان کرنا شروع کر دیا اور مغرب تک بیان فرمایا اور اس پورے دن میں سید العالمین ﷺ نے جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کچھ ہی بیان کر دیا اور ہم صحابہ میں سے جس کی یادداشت زیادہ تھی اسے سب سے زیادہ یاد رہا۔

ایسی احادیث مبارکہ سن کر جس کے دل میں محبت رسول ہو گی ﷺ وہ تو باغ باغ ہو گا اور اس کی زبان سے سبحان اللہ ماشاء اللہ کے نعرے بلند ہونگے واہ سبحان اللہ دیکھو مسلمانوں اب تو شک کی گنجائش ہی نہیں رہی کہ ہمارے آقا ﷺ کو اللہ تعالےٰ نے قیامت تک جو کچھ بھی ہونے والا ہے سب کچھ بتا دیا ہے اور دیکھو دوستو یہ ساری کی ساری احادیث مبارکہ صحاح ستہ کی بلکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ہیں لیکن

جو ان مندرجہ بالا صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث مبارکہ کو سن کر اگر مگر کے چکر چلانا شروع کردے تو آپ اپنے دل سے ہی پوچھ لیں کہ ایسے کے دل میں محبت مصطفیٰ ہے یا بغض رسول ہے۔ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾

نیز جو اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب رحمت کائنات ﷺ کو تصرف عطا کیا ہے اس کے متعلق آپ البرھان یا خلیفۃ اللہ پڑھ کر دیکھ لیں ایمان تازہ ہو جائے گا۔

ان احادیث مبارکہ میں سے چند تحریر کی جاتی ہیں پڑھیئے اور انکھیں ٹھنڈی کیجئے۔

﴿حدیث پاک ۱﴾

سیدنا مسلم بن اکوع صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:

ان رجلاً اکل عند رسول اللہ ﷺ بشماله

فقال کل بیمینك قال لااستطیع قال لا استطعت

مامنعه الاالکبر قال فمارفعها الی فیه۔

﴿صحیح مسلم صفحہ ۱۷۲ جلد ۲﴾ /

﴿مسند امام احمد صفحہ ۴۶ جلد ۴ / مشکوٰۃ صفحہ ۳۶ ۵﴾

﴿دارمی صفحہ ۲۴ جلد ۲﴾

یعنی ایک شخص بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اسے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا دائیں ہاتھ سے کھا اس نے براہ تکبر کہہ دیا میں دائیں ہاتھ سے کھا نہیں سکتا یہ سن کر حبیب خدا سید انبیاء ﷺ کی زبان مبارک سے یہ لفظ صادر ہوا تو دائیں سے نہیں کھا سکے گا پھر اس کا دایاں ہاتھ آخر وقت تک منہ تک جا ہی نہ سکا۔

﴿حدیث پاک ۲﴾

سیدنا انس صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ایک شخص وحی لکھا کرتا تھا وہ مرتد ہو کر اہل کتاب کے ملک چلا گیا

اور وہ جاتے ہوئے یہ کہہ گیا مایدری محمد الا ماکتب

لہ یعنی محمد کو اتنا ہی علم ہوتا ہے جتنا لکھا جاتا ہے۔ جب یہ بات سید العالمین ﷺ نے سنی تو آپ کی زبان پاک پر یہ جملہ جاری ہوا ان الارض لاتقبلہ یعنی اس کو زمین قبول نہیں کرے گی۔ پھر وہ جب مر گیا تو اس کے مذہب والوں نے اسے کئی بار زمین میں دفن کیا لیکن ہر بار زمین اسے باہر پھینک دیتی۔

﴿مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۳۵ / سیرت حلبیہ صفحہ ۴۱۱ جلد ۲﴾

وہ زبان جس کو کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

﴿حدیث پاک ۳﴾

سیدنا ابن عمر صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ایک وقت ہم لوگ سفر میں تھے اچانک ایک اعرابی آیا اس کو نبی رحمت ﷺ نے ایمان لانے کی دعوت دی تو اس نے کہا آپ کے رسول ہونے کی کیا دلیل ہے تو سید دو عالم ﷺ نے فرمایا یہ جو درخت نظر آرہا ہے اگر یہ حاضر ہو کر میرے رسول ہونے کی گواہی دے

تو ایمان لے آئے گا اس نے کہا کیوں نہیں تو باعث ایجاد عالم ﷺ نے اس درخت کو بلایا تو سب نے دیکھا کہ وہ درخت زمین کو چیرتا ہوا حاضر ہو گیا پھر اس سے نبی اکرم ﷺ نے تین بار گواہی طلب کی تو اس درخت نے تین بار با آواز گواہی دی پھر اسے سید العالمین ﷺ نے اجازات دی تو وہ واپس اپنی جگہ چلا گیا۔

﴿دارمی صفحہ ۱۸ جلد ا / مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۴۱﴾

اسی قسم کی ایک دو نہیں سینکڑوں احادیث مبارکہ ہیں اگر کسی کو شوق ہو تو وہ پڑھ کر دیکھے البرھان یا خلیفۃ اللہ۔

الحاصل ایسی احادیث مبارکہ پڑھ کر جس کا دل خوش ہو جائے اس کے چہرے پر مسرت کے آثار ظاہر ہوں تو یہ دلیل ہو گی اس کے دل میں محبت مصطفیٰ ہے اور جو شخص ان احادیث مبارکہ کو پڑھ سنکر اگر مگر کے چکر چلانا شروع کرے سمجھ لو کہ اس کے دل میں بغض رسول ہے۔

اللہ تعالیٰ حق قبول کرنے کی توفیق عطا کرے۔

بجاہ حبیبہ الکریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالے

علیه وعلیٰ آله واصحابه اجمعین۔

الحاصل کسی ایسے شخص کا جنازہ پڑھنا یا ایسے کے پیچھے جس کے دل میں بغض رسول ہو نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

تمثیل بطور نصیحت

میرے عزیز مسلمان بھائیو! بطور خیر خواہی گذارش ہے کہ ولیوں کے دامن کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہو تو اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت سے جنت پہنچ جاؤ گے تعیشوا فی اکنافھم فان فیھم رحمتی ﴿الامن والعلے﴾ یعنی ولیوں کے دامن کے ساتھ وابستہ رہو کیونکہ ان کے دامن میں ہی رحمت ہے۔ ایک مثال پیش خدمت ہے یہ مثال تشبیہ کیلئے نہیں بلکہ صرف افہام و تفہیم ﴿سمجھنے سمجھانے﴾ کیلئے:

ریل گاڑی کا ہائی پاور کا انجن ہو اس کے پیچھے فسٹ کلاس کے ڈبے بھی ہوتے ہیں۔ سیکنڈ کلاس کے اور تھرڈ کلاس کے ڈبے بھی ہوتے ہیں پچھلے ڈبہ کی کنڈی اگلے ڈبہ کے ساتھ لگی ہوتی ہے

اور اس اگلے ڈبہ کی کنڈی اس سے اگلے ڈبہ کے ساتھ کرتے کرتے سب سے اگلے ڈبہ کی کنڈی انجن کے ساتھ لگی ہوتی ہے اور جب انجن رواں دواں ہوتا ہے تو جن ڈبوں کی کنڈی مضبوط ہوگی جہاں انجن پہنچے گا وہ ڈبے بھی پہنچ جائیں گے اور جس ڈبہ کی کنڈی کسی چور یا ڈاکو نے کاٹ دی وہ ڈبہ انجن کے ساتھ نہ چل سکے گا بلکہ اس کو چھانٹی کر کے باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ یوں ہی بلا تشبیہ اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اتنی روحانی پاور دیکر بھیجا ہے کہ بیشک سارے جہان کے ڈبے پیچھے لگ جائیں تو ان کو پرواہ نہیں وماارسلناك الا رحمة للعالمين تو ان کے دامن کے ساتھ صحابہ کرام وابستہ ہوگئے آل پاک ائمہ دین غوث اقطاب ابدال وابستہ ہوگئے تو یہ رحمتوں والا نبی سب کو کھینچ کر جنت لے جائے گا کیونکہ ان کی نسبت ﴿کنڈی﴾ بڑی تو مضبوط ہے۔ ان کے بعد ہم گنہگاروں کا نمبر آیا ہماری مثال اس ڈبے کی سی ہے جس کے شیشے کھڑکیاں ٹوٹے پھوٹے ہوئے ہوں لیکن اگر ہماری نسبت ﴿ایمان والی کنڈی﴾ مضبوط ہے تو

انشاء اللہ تعالےٰ ہم بھی اگلے ڈبوں کے ساتھ جنت پہنچ جائیں گے لیکن اگر ہماری عقیدت والی کنڈی کسی چور ڈاکو نے توڑ دی تو پھر کسی صورت منزل مقصود تک نہ پہنچ سکیں گے بلکہ وامتاز وا الیوم ایھا المجرمون کے مطابق چھانتی کر کے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

جیسے چور ڈاکو حیلے بہانے سے ڈاکے مارتے ہیں یوں ہی ایمان کے چور ڈاکو بھی طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے تیری نسبت والی کنڈی توڑنے کی کوشش کریں گے کبھی کہیں گے کون ہوتا ہے داتا اور کون ہوتا ہے غوث "اللہ ہی اللہ بس" اللہ کے سوا کوئی داتا کوئی غوث نہیں وہی سب کا داتا ہے اور وہی سب کا غوث ہے اور اگر آپ نے ولایت کی شان کی کوئی حدیث پاک سنا دی مثلا حدیث قدسی لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل ......الخ یعنی میرا بندہ نفلی عبادت کرتے ہوئے میرا قرب چاہتا ہے اور جب اسے میرا قرب عطا ہو جاتا ہے تو میں اس کی انکھ بن جاتا ہوں وہ دیکھتا ہے تو میرے ساتھ میں اس کے کان بن جاتا ہوں وہ

سنتا ہے تو میرے ساتھ میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں وہ پکڑتا ہے تو میرے ساتھ ...... الخ۔ تو پھر دین کے چور ھیرا پھیری کر کے کہہ دیں گے جی اس کا مطلب یہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے یوں ہے چونکہ چنانچہ اگر مگر اور اگر ھیرا پھیری نہ چل سکی تو دین کے چور ڈاکو کہہ دیں گے جی یہ حدیث تو ہے ہی ضعیف اور اگر آپ نے ایسے کی چوپڑی چپٹی باتوں پر کان لگا دیا تو آسانی سے آپ کی نسبت ﴿کنڈی﴾ ٹوٹ جائے گی اور پھر آسانی سے آپ دوزخ کا نوالہ بن جائیں گے۔

حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

رہی یہ بات کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبیوں کو کچھ دیا ہے یا نہیں آپ کتاب "خلیفۃ اللہ" کا مطالعہ کریں انشاء اللہ تمام شکوک وشبہات دور ہو جائیں گے۔ وماعلینا الا البلاغ

ابوسعید محمد امین غفرلہ ولوالدیہ ولاحبابہ

مفتی آباد، فیصل آباد

Scanned with CamScanner

اعلان

مندرجہ ذیل کتب: بی سی ٹاور سے حاصل کریں اور پڑھ کر اپنا ایمان مظبوط کریں۔

کتابیں دستی حاصل کریں۔

- آب کوثر
- مقام مصطفےٰ ﷺ
- دوزخ سے بچنے کا آسان طریقہ
- حمایت رسول ﷺ
- نظرِ بد
- عذاب الٰہی کے محرکات
- اہم پیغام
- جنتی گروہ
- شفاعت
- شرفِ اُمت
- عظمت نام مصطفےٰ ﷺ
- توحید و فرقہ بندی
- عطاء حق
- سیدہ آمنہ طاہرہ رض
- عورت کا مقام
- میلاد سید مُرسلین ﷺ
- اسلام میں شراب کی حیثیت
- ایک غلط فہمی کا ازالہ
- فتویٰ یا رسول ﷺ

مفت ملنے کا پتہ

تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سیکنڈ فلور، بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد۔
سے مفت حاصل کی جاسکتی ہیں۔ فون 2602292

Scanned with CamScanner